

132480- سودی بینک میں کام کرنے کی وجہ سے والدہ کو ملنے والی پنشن بچوں کے لیے حلال ہے؟

سوال

ایک شخص کی اہلیہ اپنی والدہ کے ہمراہ مقیم ہے، اس کی والدہ ایک ہیج ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتی تھی اور اب اسے پنشن مل رہی ہے، میری ساس کا اصرار ہے کہ اس کی بیٹی خرچ نہ اٹھائے، تو اب اس کا کیا حل ہے؟ اس صورت حال میں وہ شخص نہ تو اپنی اہلیہ کو وہاں سے لے جاسکتا ہے اور نہ ہی اسے اکیلے مکان میں رکھ سکتا ہے، ان کی ایک شیر خوار بچی بھی ہے، تو اس صورت حال میں کیا کرے؟

پسندیدہ جواب

سودی بینکوں میں ملازمت کرنا جائز نہیں ہے، اور نہ ہی اس ملازمت سے کمائی ہوئی دولت حلال ہے۔ الاکہ بینک ملازم کو اس کی حرمت کا علم نہیں تھا، تو پہلے سے کمائی ہوئی دولت اس کے لیے حلال ہوگی، اور اس میں پنشن اور تنخواہ سے ہونے والی کوئی بھی حلال ہوگی، لیکن اگر اسے علم تھا تو پھر ان میں سے کچھ بھی حلال نہیں ہوگا۔

مزید کے لیے سوال نمبر: (12397) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

سودی بینک میں کام کرنے کی وجہ سے جو مال حرام ہوا ہے وہ صرف کمانے والے پر حرام ہے، چنانچہ اگر کوئی جائزہ میں اس کمانے والے سے وہی مال لیتا ہے تو اس کے لیے وہ حرام نہیں ہوگا، لہذا بیٹی اگر اس مال میں سے کھائے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے، اگرچہ بچہ بہتر ہے، خصوصاً ایسی صورت میں جب بچہ کے ساتھ نصیحت، اور سودی مال سے نفرت، اور سودی طریقے سے کمائی گئی دولت سے بچنے کی تلقین شامل ہو۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے ایک سوال پوچھا گیا:

میرے والد کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے، وہ ایک سودی بینک میں ملازم ہیں، اب ہمارے لیے کیا حکم ہے کہ ہم اپنے والد کی کمائی کھاپی سکتے ہیں؟ یہاں یہ بھی واضح کر دیں کہ ہمارا گھر کا ایک اور ذریعہ آمدن بھی ہے اور وہ ہے میری بڑی بہن کی تنخواہ؛ کیونکہ وہ بھی ملازمت پیشہ ہیں، تو کیا یہ ٹھیک ہے کہ ہم اپنے والد کی کمائی سے خرچ نہ لیں بلکہ اپنا خرچ بڑی بہن کی کمائی سے لیں، واضح رہے کہ ہمارا خاندان کافی بڑا ہے۔ یا یہ ہے کہ میری بہن پر ہمارے اخراجات لازم نہیں ہیں اس لیے ہم صرف اپنے والد کی کمائی سے ہی لے سکتے ہیں؟

اس کے جواب میں انہوں نے کہا:

"میرا موقف یہ ہے کہ: آپ اپنا خرچ اپنے والد سے ہی لیں، آپ کے لیے وہ حلال ہے اور آپ کے والد کے لیے حرام ہے؛ کیونکہ آپ اپنا خرچ صحیح مد میں لے رہے ہو؛ کیونکہ آپ کے والد کے پاس مال ہے آپ کے پاس تو کچھ بھی نہیں، اس لیے تم اپنے والد سے خرچ صحیح لے رہے ہو، اگرچہ اس کا گناہ، بوجھ اور وزر تمہارے والد پر ہوگا، لیکن اس گناہ کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ دیکھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی سے تحفہ قبول کرتے ہیں، یہودیوں کا کھانا بھی کھاتے ہیں، ایسے ہی یہودی کے ساتھ لین دین بھی کرتے ہیں، حالانکہ یہودی سودی لین دین اور حرام کھانے میں مشہور تھے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حلال طریقے سے لیا ہے، لہذا جب صحیح طریقے سے کوئی کسی چیز کا مالک بن جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دیکھیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی بریرہ، انہیں صدقے میں گوشت دیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت گھر آئے تو ہنڈیا میں گوشت پختا ہوا پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب کیا، تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا لیکن اس میں گوشت نہیں تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مجھے چولے پر ہنڈیا نظر نہیں آتی تھی؟! تو اہل خانہ نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! لیکن اس ہنڈیا میں موجود گوشت بریرہ کو صدقے میں ملا تھا، اور آپ صدقے کی چیز نہیں کھاتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ اس کے لیے

صدقہ ہے، اور [بریرہ کی طرف سے] ہمارے لیے ہدیہ ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت تناول فرمایا، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صدقے کا مال کھانا حرام ہے؛ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور صدقہ نہیں لیا بلکہ بطور تحفہ اور ہدیہ لیا ہے۔

توان بہن بھائیوں کے لیے ہم کہیں گے: تم اپنے والد کی کمائی کھل کر کھاپی سکتے ہو، سودی کمائی کا وبال تمہارے والد پر ہی ہوگا، الا کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے دے، اور وہ توبہ کر لے، کیونکہ توبہ کرنے والے کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ "ختم شد

واللہ اعلم